کراچی میں قادیانیت کی تبلیغ کے لیے پانچ نئے مراکز قائم

ملازمتوں کے بہانے بیرون ملک بھجوانے اور مفت علاج معالجے کا جھانسہ دے کر سادہ لوح افراد کو پھانسا جا رہا ہے

آصف سعود

کراچی کے مختلف علاقوں میں قادیانیت کا نیٹ ورک ایک بار پھر سرگرم ہو رہا ہے اور غریب مجبور اور بے آسرا لوگوں کو روزگار دلانے، شادی کرانے، غیر ملک بھجوانے اور دیگر مسائل حل کرنے کا لالچ دے کر انھیں قادیانی بنانے کی جانب راغب کیا جا رہا ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں منظّم نیٹ ورک کام کر رہے ہیں۔ جب کہ ۵ نئے مرکز بھی بنائے گئے ہیں۔ ابراہیم حیدری کے علاقے اور قریبی گوٹھوں میں قادیانی افراد گروپ کی شکل میں آتے ہیں جن کے ساتھ خواتین بھی ہوتی ہیں۔ یہ مفت دوائیاں اور راشن تقسیم کرتے ہیں اور غریب رہائشیوں سے ان کے مسائل پوچھتے ہیں پھر انھیں کہا جاتا ہے کہ وہ ان کی تنظیم کے رکن بن جائیں۔

''تکبیر'' کی تحقیقات کے مطابق چند روز قبل ابراہیم حیدری کے علاقے خاص خیلی گوٹھ میں تین خواتین اور چار مرد آئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ اس علاقے کے کیا مسائل ہیں اور کہا کہ وہ مفت ڈسپنسری قائم کریں گے۔ انھوں نے خواتین کو کہا کہ وہ ایک تنظیم کی جانب سے آئے ہیں جو قسطوں پر مکان دیتی ہے۔ ہم ہفتہ وار راشن بھی دیں گے۔ انھوں نے بعض گھرانوں کے نام بھی اپنے پاس لکھے تھے اور انھیں قادیانیت کی تبلیغ کی گئی اور ''جماعتِ احمدیہ کا مسلک'' نامی کتاب دی گئی اور کہا گیا کہ تمہارے گوٹھ میں کوئی اردو پڑھنا جانتا ہو تو اس کو بولو کہ فارغ وقت میں تمام مرد اور عورتوں کو پڑھ کر سنائے۔ یہ سلسلہ چند ماہ سے جاری ہے، جب کہ کورنگی سو کوارٹرز میں بھی قادیانی افراد کی تبلیغ کی اطلاعات ملی ہیں۔ اس علاقے میں عالم نامی شخص کو قادیانی ہونے کی شرط پر نوکری کے لیے جرمنی بھجوانے کا جھانسہ دیا گیا تھا۔ جب کہ جعفر نامی ایک شخص کو کاروبار کے لیے بھاری رقم دی گئی، اس علاقے میں قادیانی نیٹ ورک زیادہ فعال ہو رہا ہے۔ ریڑھی گوٹھ جہاں غریب طبقہ دو وقت کی روٹی نہیں کھا سکتا، وہاں فری ڈسپنسری، مفت دوائیاں، راشن دے کر انھیں قادیانی بنانے کی طرف راغب کیا جا رہا ہے۔

ذرائع کے مطابق گزشتہ ماہ اس علاقے سے ۵۰ سے زائد افراد جن میں ۲۲ خواتین بھی تھیں، قادیانی افراد کے ہمراہ گاڑیوں میں منظور کالونی گئے تھے جہاں انھیں بٹھا کر قادیانیت کی تبلیغ کی گئی۔ جب کہ قادیانی نیٹ ورک اس علاقے میں کافی سرگرم ہے اور گزشتہ دو سال سے قادیانی کام کر رہے ہیں۔

کورنگی کے علاقے بلال کالونی اور گلزار کالونی میں بھی قادیانی نیٹ ورک موجود ہے۔ ''تکبیر'' کی تحقیقات کے مطابق ایک مقامی ڈاکٹر علاج کے ساتھ ساتھ تبلیغی سرگرمیوں میں بھی مصروف ہے، جب کہ برساتی نالے کے قریب ایک

مکان پر بڑی سی ڈش لگائی گئی ہے اور ہر جمعہ کی شام اس مکان میں مجبوری کے تحت گمراہ ہونے والے مرد اور عورتوں کو لایا جاتا ہے اور شام کے وقت ڈش کے ذریعے بیرون ملک سے نشر ہونے والا تبلیغی پروگرام دکھایا جاتا ہے۔

ڈاکس کے علاقے مچھر کالونی میں بھی قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ جمعہ کے اوقات میں خواتین جو خود کو رفاعی ادارے کا کارکن کہتی ہیں، وہ عورتوں اور بچوں کی صحت کے لیے دوائیاں مفت تقسیم کرتی ہیں اور اس دوران ان پڑھ اور غریب خواتین کو رفاعی تنظیم کی ممبر شپ حاصل کرنے کا کہتی ہیں اور قادیانی ہونے کے عوض مختلف لالچ دیتی ہیں۔ دو ماہ قبل برمی محلے میں دو خواتین کو عورتوں نے مارا پیٹا تھا، انھوں نے قادیانیت کی تبلیغ کے دوران خواتین کو کہا تھا کہ وہ انھیں صحیح طور پر راشن دیں گی اور ساتھ ساتھ انھیں رقم دینے کی کوشش کرتی رہیں، اس دوران ان عورتوں میں ایک پیش امام کی اہلیہ بھی تھیں۔ انھوں نے فوری طور پر شور کر دیا کہ قادیانی عورتیں انھیں گمراہ کر رہی ہیں، جس کے بعد ان قادیانی عورتوں کو مارا پیٹا گیا اور وہ وہاں سے فرار ہو گئی تھیں۔

قادیانی تبلیغ کی کتابیں زیادہ تر کراچی کے مختلف علاقوں میں چھاپی جا رہی ہیں تاہم ان پر رقیم پریس اسلام آباد یا شیچ لائن ٹیلیفورٹ برطانیہ اور دیگر فرضی پتے درج ہوتے ہیں، جب کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور ان کی تبلیغی تقریروں پر مشتمل سی ڈیز، رینبو سینٹر اور شہر کے دیگر علاقوں میں واقع سی ڈیز کی دکانوں پر کاپیاں کی جاتی ہیں۔ قادیانی افراد لٹریچر، کتابیں اور سی ڈیز مفت تقسیم کرتے ہیں۔

ذرائع کے مطابق شام کے وقت جرمنی اور دیگر ملکوں سے نشر ہونے والے تبلیغی پروگراموں کی سی ڈیز بعض افراد گھروں پر گمراہ لوگوں کو اکٹھا کر کے دکھاتے ہیں اور انھیں قادیانی بننے کے لیے راغب کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی فضل عمر نام کی ڈسپنسریاں شہر کے مختلف علاقوں میں کام کر رہی ہیں۔ قادیانی افراد شہر کے مختلف علاقوں میں تبلیغی نیٹ ورک پر کام کر رہے ہیں جب کہ شہر کے مختلف علاقوں ابراہیم حیدری، مچھر کالونی، منظور کالونی، ناتھا خان گوٹھ، شاہ فیصل کالونی اور ڈیفنس میں نئے تبلیغی مراکز بنائے گئے ہیں اور وہاں پر قادیانیوں کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں اور معاشی مسائل میں گھرے افراد کو قادیانی بنایا جا رہا ہے، جب کہ اسٹیل ٹاؤن میں قادیانیوں کے لیے علیحدہ قبرستان بھی بنایا گیا ہے جہاں شہر کے مختلف علاقوں سے مرنے والے قادیانیوں کو لا کر دفن کیا جاتا ہے۔

ذرائع کے مطابق کراچی میں تبلیغ کے خفیہ انچارج مرزا آفتاب احمد کا تعلق جہلم سے ہے اور وہ شاہ رسول کالونی کے قریب ایک بنگلے میں رہائش پذیر ہے۔ دو سال سے اس نے خفیہ طریقے سے نیٹ ورک شروع کیا ہوا ہے۔ اس کے استعمال میں کالے رنگ کی ہنڈا سٹی کار ہے۔ مرزا آفتاب خود کو ٹرانسپورٹر ظاہر کرتا ہے جب کہ اس کا اصل کام امپورٹ ایکسپورٹ کا ہے۔ اس نے بنگلے میں خفیہ کیمرے اور جدید سیکورٹی سسٹم لگوا رکھا ہے۔ آفتاب احمد نے خالد بن ولید روڈ پر ایک اسکول میں بھی دفتر کھول رکھا ہے، جب کہ اس نے قادیانیت کی تبلیغ کے لیے میٹروول تھرڈ میں ایک مکان کرائے پر لے رکھا ہے، جہاں وہ اپنے کارندوں کو جمعرات کی شب ہدایات دیتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس نے ۳ سو سے زائد افراد قادیانی بنائے ہیں۔ مرزا آفتاب ہر دو ماہ بعد لندن اور جرمنی کا دورہ کرتا ہے۔ ذرائع بتاتے ہیں کہ شاہ فیصل کالونی کے علاقے ناتھا خان گوٹھ میں مبشر احمد نامی شخص جو جنرل اسٹور کا مالک ہے، وہ خفیہ طور پر نیٹ ورک چلا رہا ہے۔ اس کے نیٹ ورک کے افراد جناح

اسپتال اور ملیر کے علاقے میں نجی اسپتالوں کے باہر موجود ہوتے ہیں جو ضرورت منداور غریب افراد کی مالی امداد کرتے ہیں اورانھیں خون اور دوائیاں دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ ان سے تعلقات بنا کر انھیں قادیانیت کی طرف راغب کرتے ہیں۔

کراچی کے مختلف علاقوں بالخصوص ڈیفنس، طارق روڈ، پی ای سی ایچ ایس، گلشن اقبال، حسن اسکوائر، تبت سنٹر، نیو کراچی، ماڈل کالونی، الفلاح، شاہ لطیف ٹاؤن، عبداللہ گوٹھ، اسٹیل ٹاؤن اور گلشن حدید میں قادیانی نیٹ ورک کے تحت قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیاں بڑے پیمانے پر جاری ہیں۔خواتین کے ذریعے گھر گھر جا کر احمدیت پر مبنی لٹریچر تقسیم کیا جارہا ہے اور نوجوانوں کو لڑکیوں کے ذریعے خاص طور پر قادیانی بنایا جارہا ہے۔

''تکبیر'' کی تحقیقات کے مطابق گزشتہ ۶ ماہ سے قادیانی نیٹ ورک شاہ لطیف ٹاؤن کے سیکٹر ۲۰ سی، سیکٹر ۱۷۔سی میں خواتین میں درس کے نام سے اپنا نیٹ ورک فعال کرنے کی کوشش میں ہے۔اس میں قادیانیوں کے دو مختلف نیٹ ورک ملوث ہیں۔ایک نیٹ ورک ماڈل کالونی سے منتقل ہونے والا ایک اسٹیٹ ایجنٹ چلارہا ہے۔اس نے پہلے پہلے کچھ خواتین کو گھروں میں جا کر درس کے لیے دعوت دی۔اس کے بعد ان خواتین کو جن کی تعداد ۸ تھی گلشن حدید میں واقع اپنے عبادت خانہ لے کر گیا اور وہاں پر انھیں تحائف دیئے۔دو مرتبہ ان خواتین کو وہاں لے جایا گیا۔علاقے کے علماء اور رہائشیوں کو جب معلوم ہوا تو انھوں نے مساجد میں اعلانات کے ذریعے رہائشیوں کو آگاہ کیا کہ یہ لوگ قادیانی ہیں۔اس کے بعد اب یہ پراپرٹی ایجنٹ خاموشی سے اپنا نیٹ ورک چلارہا ہے۔اس نے اپنے گھر کی چھت پر دو ڈش انٹینا لگائے ہوئے ہیں، جس کے ذریعے قادیانی چینل نئے افراد کو دکھایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ ایک دوسرا نیٹ ورک شاہ لطیف ٹاؤن میں ویلفیئر ایسوسی ایشن کی آڑ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔اس نیٹ ورک نے ایک فری ڈسپنسری قائم کی ہوئی ہے۔چونکہ مقامی آبادی انتہائی غریب ہے، اس آبادی میں وہ آٹا، چینی، دال اور دیگر اشیاء وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ انھوں نے بچوں میں کتابیں اور بیگز تقسیم کیے ہیں۔اس نیٹ ورک میں اس وقت چار افراد کام کررہے ہیں۔انھوں نے مقامی آبادی کو کہا ہے کہ آنے والے سال سے بچوں کے لیے مفت اچھا اسکول بھی قائم کیا جائے گا۔اس نیٹ ورک نے اپنی عبادت گاہ کے لیے جگہ خریدنے کی کوشش بھی کی ہے۔اس قادیانی نیٹ ورک کے زیر اہتمام ہر مہینے کے آخری اتوار کو عصر کے بعد ٹی پارٹی (چائے پارٹی) منعقد کی جاتی ہے اور اس میں یہ لوگ جمع ہو کر صرف گپ شپ کرتے ہیں تاکہ نئے لوگوں کو آہستہ آہستہ راغب کیا جاسکے۔اس نیٹ ورک نے شاہ لطیف سیکٹر ۳۰ میں ۳۵ پلاٹ خریدنے کی کوشش بھی کی ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ کچھ انھوں نے خرید بھی لیے ہیں۔غریب لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے پلاٹوں کا لالچ دے رہے ہیں کہ آپ صرف ہزار روپے ماہانہ جمع کراؤ اور دو سال بعد پلاٹ آپ کو دے دیں گے۔شاہ لطیف ٹاؤن کے علاقے میں بہت منظم طریقے اور خاموشی سے یہ نیٹ ورک فعال ہے۔اس کے علاوہ قادیانی نیٹ ورک عبداللہ گوٹھ میں بہت فعال ہے۔اس نیٹ ورک کو چلانے والے پچھلے سال بھٹائی آباد سے آئے ہیں۔اس علاقے میں بھٹائی آباد سے تقریباً ۳۵ سے زائد گھرانے یہاں منتقل ہوئے ہیں۔ان کے ہر گلی میں تین سے چار گھر ہیں، اس نیٹ ورک نے عبداللہ گوٹھ میں فری ڈسپنسری بھی قائم کی ہوئی ہے اور اس کی آڑ میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں۔عبداللہ گوٹھ کے عوام کو صحیح طریقے سے ان کے بارے میں معلومات نہیں

ہیں۔عبداللہ گوٹھ والے نیٹ ورک میں بھی خواتین پر زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔ان کو درس کے نام پر گھروں میں بلایا جارہاہے اور دعوتوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔گلشن حدید میں قادیانی نیٹ ورک بہت عرصے سے فعال ہے۔اس نیٹ ورک نے گلشن حدید میں دومقامات پر عبادت گاہیں قائم کی ہوئی ہیں۔ان میں یہ لوگ جمعہ اور اتوار کے دن جمع ہوتے ہیں۔ وہاں ان کا مقرر تقریر کرتا ہے اور نئے آنے والے افراد کو قادیانی چینل دکھایا جاتا ہے۔گلشن حدید اور سٹیل ٹاؤن کی آبادی چونکہ ملازم پیشہ ہے اس لیے یہ نیٹ ورک بھی خصوصی طور پر نوجوان لڑکوں اور خواتین پر نظر مرکوز رکھتا ہے۔نوجوان لڑکوں کو نوکری اور باہر ممالک کے ویزے کا لالچ دیا جاتا ہے اور خواتین کو بھی مختلف ترغیبات دی جاتی ہیں۔اس نیٹ ورک نے کچھ ماہ قبل ایک نوجوان کو جو کہ ایک ڈیری فارم پر ملازم تھا اور گاڑی چلاتا تھا۔ایک لڑکی کے ذریعے گھیرا اور اسے جرمنی کے ویزے کا لالچ دیا گیا اور یہ لڑکی شادی کے لیے بھی راضی ہوئی مگر اس شرط پر کہ وہ قادیانی ہوجائے،صفدر نامی یہ شخص ان کی ترغیبات میں پھنس کر قادیانی ہوگیا اور جرمنی جانے کی تیاری کی مگر جانے سے پہلے اس پر فالج کا اٹیک ہوا جس کی وجہ سے وہ چار ماہ بیمار رہا۔ اب گلشن حدید میں لوگوں کی لعنت ملامت سے یہ شخص ملیر شفٹ ہوگیا ہے۔قادیانی نیٹ ورک نے اسے دودھ کی دکان کھلوا کر دی ہے اور ایک شہزور گاڑی بھی لے کر دی ہوئی ہے۔یہ نیٹ ورک گلشن حدید میں نوجوان لڑکوں کو موبائل فون کے ذریعے لڑکیوں کے ذریعے گمراہ کرتے ہیں اور باہر جانے کا لالچ دیتے ہیں۔اس نیٹ ورک کے پیچھے کچھ سرکاری افسران جو قادیانیت میں ملوث ہیں۔یہ نیٹ ورک باقاعدہ اپنا اخبار ''الفضل'' بھی اپنے لوگوں میں تقسیم کرتا ہے،ہر جمعہ کو ان کا بڑا اجتماع ہوتا ہے۔

گلشن حدید،بن قاسم ٹاؤن میں قادیانیوں کے تمام نیٹ ورک اور ذیلی تنظیمیں فعال ہیں،نوجوانوں کو قابو کرنے کے لیے ان کی ذیلی شاخ خدام احمدیہ فعال ہے اور اس کا سالانہ بجٹ کروڑوں روپے ہے۔یہ نیٹ ورک نوجوان لڑکوں کو مختلف طریقوں سے نوکری،ویزے اور دوسری ترغیبات کے ذریعے قادیانیت کی طرف راغب کرتے ہیں اور کمزور عقیدے والے نوجوانوں کو مرتد کرنے کے لیے اپنے ماحول میں لے جاتے ہیں۔قادیانی جماعت کا دوسرا نیٹ ورک ۴۵ سال سے بڑے لوگوں کی تنظیم انصار اللہ کے نام سے بڑی عمر کے لوگوں پر محنت کررہا ہے۔یہ لوگ مختلف شکلوں میں سرگرم ہیں۔ان میں کچھ کالم نگار ہیں اور کچھ افسر جو کہ اپنے ماتحتوں پر محنت کررہے ہیں اور یہ ان کا دوسرا بڑا نیٹ ورک ہے۔یہ درس اور نئے لوگوں کو خصوصی توجہ دیتا ہے اور یہ عوام میں فرقہ وارانہ خیالات پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔قادیانی نیٹ ورک کی ایک اہم ذیلی شاخ عورتوں کی تنظیم لجنہ اماء اللہ ہے۔یہ نیٹ ورک پورے بن قاسم ٹاؤن میں خواتین پر محنت کررہا ہے۔اس نیٹ ورک کے ذریعے مقامی سطح پر مختلف پارٹیز کا اہتمام کیا جاتا ہے اور خواتین کو دعوتوں میں بلایا جاتا ہے اور ان کے چھوٹے چھوٹے مسائل حل کرنے کے لیے آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ نیٹ ورک بہت منظّم طریقے سے فعال ہے۔اس کا بجٹ پاکستان میں زیادہ رکھا گیا ہے۔اس کے علاوہ قادیانی جماعت کا ایک اور نیٹ ورک جو کہ بیرون ملک کام کرتا ہے،تحریک جدید کے نام سے فعال ہے۔کراچی کے علاقے گلشن اقبال بلاک ۶ میں قادیانیوں کا ایک بڑا اجتماع جمعہ کے دن ہوتا ہے اور اتوار کے دن کے دوپہر میں خواتین کی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں اور اس میں یہ مشورہ کرتے ہیں کہ آنے والے دنوں میں کیا اور کہاں محنت کرنی ہے اور اس پروگرام میں قادیانی نیٹ ورک کے سربراہ کی

طرف سے اگلا ٹاسک دیا جاتا ہے۔اس پروگرام میں جو افراد جمع ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر کی تعداد بعض قادیانی سرکاری افسران کی ہوتی ہے۔اس کے علاوہ میٹروول تھری ملیر کینٹ اور ماڈل کالونی اور عبداللہ ہارون کے اطراف کے علاقوں میں قادیانی نیٹ ورک پوری طرح سرگرم ہے۔اس وقت کراچی میں بعض سرکاری افسران کی بڑی تعداد قادیانیوں کی تبلیغ کے دوران سرپرستی کرتی ہے جوکہ قادیانی نیٹ ورک کے لیے پوری طرح فعال ہیں۔قادیانی جماعت کو اس وقت اور ان کے تمام نیٹ ورکس کو قادیانی کمپنیاں کروڑوں روپے سالانہ فنڈ فراہم کرتی ہیں،جس کے ذریعے یہ نیٹ ورکس اخبارات کے ذریعے نیٹ کے ذریعے اور بعض ٹی وی چینل کے ذریعے بالخصوص MTA چینل کے ذریعے قادیانیت کے لیے راہ ہموار کرتے ہیں اور قادیانی تبلیغی سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہے لیکن پاکستان میں اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے علماء ان کے خلاف سرگرم ہیں اور عوام کو جگہ جگہ مساجد کے ذریعے قادیانیت کے مکر سے آگاہ کررہے ہیں اور قادیانیت پر لٹریچر شائع کررہے ہیں۔

”تکبیر“ کی ٹیم نے ۱۶/مارچ کو ڈرگ روڈ کے علاقے میں جاکر جب معلومات کیں تو پتہ چلا کہ ڈرگ روڈ، کینٹ بازار میں پلاٹ نمبر ۱۶۵/ ۲۶ پر الاحمدیہ بیت المبارک پر عبادت گاہ قائم ہے،جبکہ اس کے ساتھ گیسٹ ہاؤس اور فضل عمر میموریل ڈسپنسری قائم ہے۔مذکورہ عبادت گاہ ۱۹۶۵ء سے قائم ہے اور اس علاقے میں قادیانی نیٹ ورک کام کررہا ہے۔ کینٹ بازار کی اس عبادت گاہ میں قریبی علاقوں گرین ٹاؤن، گولڈن ٹاؤن،شاہ فیصل کالونی ایک سے پانچ نمبر تک ناتھا خان گوٹھ،الفلاح اور دیگر علاقوں سے قادیانیت کی تبلیغ کے لیے متعدد افراد کو لایا جاتا ہے۔اس عبادت گاہ کے اندر صدر انجمن، جنرل سیکرٹری،خزانچی،ناظم اور دیگر عہدیدار نماز کے اوقات میں آتے ہیں،اس عبادت گاہ میں نماز جمعہ بھی ادا کی جاتی ہے جب کہ عبادت گاہ میں سہ پہر چار بجے مسلم احمدیہ تحریک (MTA) چینل پر انگلینڈ سے براہِ راست قادیانی اسکالر کی تقریریں دکھائی جاتی ہیں جو نئے اور پرانے افراد کو سنائی جاتی ہیں۔ڈرگ روڈ کراچی میں ۶ مساجد مختلف فرقوں کی ہیں اور تمام فرقوں کے افراد قادیانی افراد کے نیٹ ورک سے سخت اشتعال میں ہیں۔مذکورہ عبادت گاہ کے بارے میں قادیانی مبشر نامی شخص نے بتایا کہ یہ پلاٹ متقی نامی شخص کا تھا جو مرچکا ہے وہ قادیانی تھا اور اس نے قادیانیت کی تبلیغ کے لیے پلاٹ وقف کردیا تھا جو مذکورہ علاقے میں نیٹ ورک کا مرکز بنا ہوا ہے۔اس عبادت گاہ کی وجہ سے علاقے میں اکثر ہنگامہ آرائی ہوتی ہے،علاقے کے رہائشی ریاض احمد کا کہنا ہے کہ قادیانی مرکز کے خلاف متعدد بار شارع فیصل تھانے میں مقدمات درج کرائے گئے ہیں جن میں سرفہرست ۸۵/ ۴۷ اور ۸۵/۲ ۷سمیت دیگر مقدمات شامل ہیں۔پولیس نے کئی بار اس عبادت گاہ پر چھاپے مارے اور کئی افراد کو گرفتار بھی کیا ہے۔علاقے کے رہائشی توفیق کا کہنا ہے کہ فضل عمر ڈسپنسری میں موجود ایک ڈاکٹر کا پورا خاندان مسلمان ہے اور اس ڈاکٹر نے خود قادیانی لڑکی سے شادی کی تھی۔ڈرگ روڈ،کینٹ بازار کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ان کے علاقے میں متعدد افراد قادیانی ہوئے ہیں۔قادیانی ہونے والوں میں اکرام کا بیٹا کاشف بھی شامل ہے،ڈرگ روڈ کے رہائشی محمد بشیر کا کہنا ہے کہ کاشف انٹرنیٹ کا شوقین تھا جسے جرمنی لے جایا گیا۔بعدازاں کاشف نے رابطہ کرنے پر بتایا تھا کہ وہ قادیانی ہوگیا ہے۔مجلس تحفظ ختم نبوت شاہراہ فیصل کے ذمہ دار عبدالناصر خان کا کہنا ہے کہ ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں قادیانی افراد کا منظّم نیٹ ورک کام کررہا ہے اور یہ لوگ طلباء کو امتحانی نوٹس بھی دیتے ہیں۔بے روزگار افراد کو روزگار مہیا

کرنے کا جھانسہ دیا جاتا ہے اور بعض افراد کو شادی کرا کے قادیانی بنایا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انھوں نے ۱۰ افراد کو قادیانی سے مسلمان بنایا ہے جن میں حسین محمد مبشر نامی شخص اور ناصر مغل کے خاندان کے ۷ افراد کو مسلمان کیا۔

''تکبیر'' سے گفتگو کرتے ہوئے ناصر کے بیٹے عمران نے بتایا کہ ان کا تمام خاندان اندرون سندھ کے شہر نواں کوٹ سے ہے اور ان کا تمام خاندان قادیانی ہے۔ جب کہ یہاں کراچی میں متعدد رشتے دار قادیانی ہیں۔ انھوں نے اسلام قبول کیا، ان کے خاندان کے ۷ افراد میں ناصر احمد مغل، محمد علی، عمران احمد، نادر احمد، والدہ کنیز اختر، بہن کرن اور نیلم شامل ہیں۔ عمران کا کہنا ہے کہ وہ ڈرگ روڈ میں رہتے تھے اور انھوں نے اسلام کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔ تاہم ڈرگ روڈ میں موجود قادیانی افراد نے ان پر جھوٹا مقدمہ کر دیا اور وہ پریشان ہو کر بلدیہ ٹاؤن کے علاقے میں منتقل ہو گئے۔ انھیں قادیانی سے اسلام قبول کرنے پر سنگین نتائج بھگتنے کی متعدد دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا اور بہت پریشانی اٹھانی پڑی۔ ان کے رشتے داروں نے ان سے رابطہ ختم کر دیا ہے۔ ''تکبیر'' کی ٹیم کو ڈرگ روڈ کے رہائش ممتاز نامی شخص نے بتایا کہ ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں واقع قادیانی عبادت گاہ کے افراد پکنک پارٹی کے بہانے نوجوانوں کو لے جاتے ہیں جب کہ اسکولوں کے باہر اسٹوڈنٹس کو لٹریچر دیا جاتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ان کے علاقے میں جو قادیانی مرتے ہیں تو انھیں مختلف قبرستانوں میں امانتاً دفن کیا جاتا ہے اور پھر بعد میں اسٹیل ٹاؤن کے قریب قادیانی قبرستان میں ان کی تدفین کی جاتی ہے۔ علاقے کے رہائشی جبار کا کہنا ہے کہ قادیانی افراد زن، زر، زمین کا لالچ دے کر معصوم لوگوں کو قادیانی بناتے ہیں جب کہ اسلام کے بارے میں تبلیغ کے دوران شکوک وشبہات پیدا کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے علاقے میں ایک نوجوان ہاشم علی قادیانی ہوا تھا۔ تاہم چار سال بعد وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا اور آج کل گرین ٹاؤن میں رہائش پذیر ہے۔ (''تکبیر'' کے پاس مذکورہ نوجوان کا اصل نام، کوائف اور اس کا بیان بھی ریکارڈ ہے جو اس نے خود دیا ہے) ہاشم سے جب ''تکبیر'' کی ٹیم نے منگل کی شب اس کے گھر پر رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ اس نے چار سال بعد قادیانیوں کے چنگل سے جان چھڑائی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کے والد سعودی عرب میں نوکری کرتے ہیں اور وہ تین بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے۔ اس نے بی کام تک تعلیم حاصل کی ہے جس کے بعد وہ ڈیڑھ سال تک بے روزگار رہا۔ اس دوران اس کا ایک رشتے دار آیا اور اس نے کہا کہ تمھیں ایک کوریئر کمپنی میں نوکری دلوا دیتا ہوں۔ اگلے روز وہ اس کو مذکورہ کوریئر کمپنی دفتر کلفٹن لے گیا۔ ۱۹۹۹ء اس کے دفتر میں چند افراد اس کو نماز پڑھنے کی ہدایت کرتے جب کہ اکثر ساتھ بھی لے جایا کرتے۔ وہ تمام افراد ایک بنگلے میں بیٹھ کر ٹی وی پر لیکچر سنتے اور اس کو بھی ترغیب دیتے کہ وہ بھی پروگرام دیکھے۔ اس کو دو مہینے بعد پتا چلا کہ یہ لوگ اس کو قادیانی بنانا چاہتے ہیں اور یہ کوریئر کمپنی بھی قادیانیوں کی ہے جس کا زیادہ تر سٹاف بھی قادیانی ہے۔ اس کو جرمنی بھجوانے، شادی کرانے اور تنخواہ بڑھانے کے جھانسے دیئے جاتے رہے، وہ مجبوراً نوکری کرتا رہا جب اس نے نوکری چھوڑنے کی دھمکی دی تو وہ محتاط ہو گئے اور پھر غیر محسوس انداز میں آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف راغب کرنے لگے۔ اس کا کہنا ہے کہ پورے شہر میں اس کوریئر کمپنی کے افراد لٹریچر بانٹتے تھے۔ اس کو بھی پڑھنے کو دیا گیا، اس کا گھرانہ اتنا مذہبی نہیں تھا کہ اس سے پوچھ گچھ کرتا، وہ ان کے لیکچر سننے ڈیفنس اور کلفٹن میں بنے گیسٹ ہاؤس جاتا تھا۔ وہ کئی دفعہ جمعہ کی نماز پڑھنے ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں واقع الاحمدیہ بیت المبارک

عبادت گاہ میں جاتا تھا۔ سہ پہر چار بجے ایم ٹی اے چینل سے وہ لیکچر سنتا تھا۔ قادیانی اس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ وہ خود بھی کئی دفاتر میں قادیانی بننے کا لٹریچر فراہم کرتا تھا۔ اس کے کئی دوست بھی قادیانی بن کر جرمنی اور دیگر ممالک منتقل ہو گئے تھے۔ گرین ٹاؤن میں قادیانیوں کا سینٹر بنا ہوا ہے، جس میں ۵۰/۶۰ افراد روزانہ جمع ہوتے ہیں اور انھیں لیکچر سننے کے لیے ڈرگ روڈ لے کر جاتے ہیں۔ ہاشم کا کہنا ہے کہ اس کے دل کو چین نہیں مل رہا تھا۔ آخر کار اس نے چند افراد سے مشورہ کر کے نوکری چھوڑ دی اور اسلام قبول کر لیا۔ اب اس نے توبہ کر لی ہے اور وہ پانچ وقت کا نمازی ہے۔ اب یہ سوچ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ وہ مرتد ہو گیا تھا۔ تاہم اب وہ اپنے اللہ سے معافی کا طلب گار اور خوش ہے کہ اس کو غلط راستے سے دوبارہ واپسی نصیب ہوئی۔ اس کا کہنا ہے کہ شہر بھر میں قادیانی بنانے والے نیٹ ورک میں موجود افراد معصوم اور ان پڑھ افراد کو گھیرتے ہیں۔

''تکبیر'' کو ڈرگ روڈ محمود آباد میگزین روڈ صدر اور دیگر علاقوں کے رہائشیوں نے بتایا کہ کراچی کے تین سرکاری اسپتالوں اور ۵ مقامات پر مسلمانوں کو قادیانی بنانے والے افراد سرگرم ہیں جو غریب مریضوں کے اہل خانہ کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر انھیں بھاری رقوم فراہم کر رہے ہیں اور انھیں پرکشش مراعات دے کر قادیانی کر رہے ہیں۔

انتہائی باخبر ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ کراچی میں قادیانی کی تبلیغ زوروں پر ہے اور کراچی میں قادیانیت کی تبلیغ کرنے والے افراد کافی تیزی سے اپنا نیٹ ورک بڑھا رہے ہیں۔ ''تکبیر'' کی تحقیقاتی ٹیم نے جب محمود آباد میں مزید معلومات حاصل کیں تو انکشاف ہوا کہ محمود آباد میں قادیانیت کی خفیہ تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے اور عام مسلمانوں کو نوکری کا لالچ دے کر یا ان کی مالی امداد کر کے انھیں قادیانی بنایا جا رہا ہے اور ۵ سال کے دوران سیکڑوں لوگوں کو محمود آباد میں قادیانی بنایا جا چکا ہے۔ اس انکشاف پر ''تکبیر'' نے مزید تحقیقات کیں تو معلوم ہوا کہ قادیانیوں نے محمود آباد نمبر ۶ لیاقت اشرف کالونی گلی نمبر ۴ میں قادیانی مسجد قائم کی ہے جب کہ منظور کالونی عیدگاہ چوک سیکٹر F مین روڈ پر فضل عمر ویلفیئر ڈسپنسری قائم ہے جہاں سے قادیانیت کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ ''تکبیر'' کی جانب سے تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ محمود آباد میں رؤف نامی شخص قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہے اور خود کو ایک سماجی کارکن بتاتا ہے۔ ''تکبیر'' کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق رؤف احمد نے محمود آباد میں متعدد نوجوانوں کو مختلف کمپنیوں میں ملازمت دلوا کر انھیں مرتد بنایا ہے۔ ''تکبیر'' کو منظور کالونی کے رہائشی سرور علی نے بتایا کہ ان کے محلے میں ۴ نوجوان مرتد ہوئے ہیں۔ انھیں رؤف احمد نے نوکری پر رکھوایا ہے۔ دو نوجوان ایک کوریئر کمپنی میں ملازم ہیں جب کہ ایک کو سیکورٹی ایجنسی اور دوسرے کو گارمنٹس فیکٹری میں نوکری دلوائی گئی ہے۔ انھیں بہترین تنخواہ اور میڈیکل کی سہولیات بھی دی جا رہی ہیں۔ سرور نے بتایا کہ مذکورہ نوجوان اب خود بھی علاقے کے دیگر نوجوانوں کو نوکری کا جھانسہ دے کر انھیں قادیانیت کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ سرور نے مزید بتایا کہ قادیانیوں نے ان کے محلے میں ایک نوجوان توصیف کو بھی قادیانی بنایا ہے اور اس کو ایک جنرل سٹور کھلوا کر دیا ہے۔ جہاں سے علاقے کے قادیانیوں کی بڑی تعداد سودا سلف خریدتی ہے۔ اس جنرل سٹور کا نام فضل عمر رکھا گیا ہے۔ منظور کالونی اور محمود آباد میں قادیانیوں نے کئی مکانات خریدے ہیں۔ جنھیں کرائے پر دیا جاتا ہے، جب کہ محمود آباد اور منظور کالونی میں ڈسپنسریاں قائم کی گئی ہیں، جن میں غریبوں

کا مفت علاج کیا جارہا ہے۔ اگر کوئی غریب مریض ایسا ہوتا ہے جس کے پاس آپریشن یا ٹیسٹ کروانے کے لیے رقم نہیں ہوتی تو انھیں شہر کے مہنگے ترین اسپتالوں میں بھیجا جاتا ہے اور ان کے علاج کے تمام اخراجات اٹھائے جاتے ہیں۔ اس شخص پر احسان کرکے اسے مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ مذہب تبدیل کرلے جس پر بہت سے لوگ احسان کے بوجھ تلے آکر مرتد ہوجاتے ہیں۔

''تکبیر'' کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق منظور کالونی میں ایک ڈرائیور عمر جان کی اہلیہ کے پیٹ میں رسولی ہوئی۔ اس نے منظور کالونی میں ڈاکٹر عتیق احمد سے علاج کرایا۔ ڈاکٹر عتیق احمد نے عمر جان سے کہا کہ اس کی اہلیہ کا فوری آپریشن کرنا پڑے گا جس کا خرچہ ۸۰ ہزار روپے آئے گا۔ عمر جان ساڑھے سات ہزار روپے کا ملازم تھا اور اپنی بیوی کا آپریشن نہیں کرواسکتا تھا، جس پر اسے ڈاکٹر عتیق نے کہا کہ وہ قادیانی ٹرسٹ کے ذریعے اس کا مفت علاج کراسکتا ہے جس پر عمر جان راضی ہوگیا۔ اسے اس وقت قادیانیت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ البتہ جب اس کی اہلیہ کا آپریشن ہورہا تھا تو اس سے کاغذات پر انگوٹھا لگوایا گیا تھا۔ عمر جان کی اہلیہ کا کامیاب آپریشن ایک پرائیویٹ اسپتال میں ہوا اور وہ صحت یاب ہوکر گھر آگئی۔ جس کے بعد اس سے ایک ماہ تک کوئی رابطہ نہیں کیا گیا اور ایک ماہ بعد یعنی جون ۲۰۰۴ء میں اس سے ڈاکٹر عتیق احمد نے رابطہ کیا اور کہا کہ محمود آباد میں ایک مکان میں تبلیغ ہوتی ہے وہ وہاں شیراز احمد کے ساتھ جایا کرے۔ وہاں بڑے لوگ آتے ہیں، اسے اچھی نوکری مل سکتی ہے جس سے اس کی غریبی دور ہوجائے گی۔ عمر جان شیراز احمد کے ساتھ اس مکان پر جانے لگا جہاں قادیانیت کی تبلیغ ہوتی تھی پھر اسے دیگر لوگوں کے ہمراہ دینی مدرسے کے نام پر قادیانیت کا درس دیا جانے لگا۔ اس دوران جب عمر جان کو رقم کی ضرورت ہوتی تو اسے اُدھار دے دیا جاتا اور چند ماہ میں ہی عمر جان کو ایک لاکھ روپے کا قرض دے دیا گیا۔ اس دوران عمر جان کو کہا گیا کہ اس مکان میں عورتوں کے لیے پردے کا انتظام ہے۔ لہٰذا وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لایا کرے، جس پر عمر جان اپنی بیوی کو بھی لانے لگا اور ایک سال تک انھیں قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی رہی۔ بعد ازاں انھیں قادیانی بنالیا گیا۔ ''تکبیر'' کو عمر جان کے قریبی دوست بختیار خان نے بتایا کہ عمر جان اب منظور کالونی میں نہیں بلکہ ماڈل کالونی میں رہتا ہے اور اس کے پاس اپنی موٹر سائیکل بھی ہے جب کہ مکان کا کرایہ بھی وہ ادا نہیں کرتا۔ کیوں کہ مذکورہ مکان اسے ٹرسٹ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ بختیار خان نے بتایا کہ عمر جان اسے بھی دو مرتبہ درس کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ پر لے کر گیا تھا لیکن اسے ان کی باتیں سمجھ نہیں آئیں۔ اس لیے اس نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ ''تکبیر'' کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر عتیق احمد یہاں سے جاچکا ہے۔ اس کے بارے میں قادیانی کہتے ہیں کہ اسے لندن بلالیا گیا ہے جب کہ بعض ذرائع یہ دعویٰ کررہے ہیں کہ وہ بلوچستان میں قادیانیت کی تبلیغ پر مامور ہے۔ اہم ذریعے نے بتایا کہ منظور کالونی سیکٹر G میں بھی قادیانیت کی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں۔ منظور کالونی میں راشد احمد نامی شخص بھی قادیانیت کی تبلیغ کررہا ہے۔ اس نے اسٹیل ٹاؤن میں ایک ڈسپنسری قائم کی ہے جہاں غریب مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے اور بعد ازاں انھیں قادیانیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ محمود آباد میں تحقیقات کے دوران انکشاف ہوا کہ کراچی جیسے پڑھے لکھے کہلانے والے شہر میں قادیانیت کی تبلیغ کا وسیع نیٹ ورک ہے۔ ''تکبیر'' کو معلوم ہوا ہے کہ محمود آباد میں کچھ عرصہ قبل راشد، سہیل اور انجم خان کو سہگل نامی شخص نے قادیانی بنایا اور انھیں بینک میں ملازمت دلوائی۔ سہگل کے بارے میں معلوم ہوا ہے

کہ وہ پہلے منظور کالونی میں رہتا تھا اور اس ایریا میں اس کا بزنس تھا۔ علاقہ ظفر عباس نے بتایا کہ محمود آباد سے لوگوں کو شاہ فیصل کالونی لے جایا جاتا ہے جہاں پر قادیانیوں کے درمیان مسلمانوں کو جمع کر کے قادیانیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔

قادیانی مراکز کے ذمہ داروں نے بات نہیں کی:

تکبیر نے اس رپورٹ کی تیاری کے دوران محمود آباد نمبر ۶ لیاقت اشرف کالونی گلی نمبر ۴ میں واقع قادیانی عبادت گاہ کے ذمہ دار سے رابطہ کرنا چاہا تو انھوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ جب تکبیر کی ٹیم نے ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں واقع الاحمدیہ بیت المبارک قادیانی عبادت گاہ کے افراد سے رابطہ کیا تو وہاں پر موجود افراد نے ذمہ داروں سے بات کرانے سے انکار کر دیا۔ تکبیر نے وہاں موجود افراد سے نشر و اشاعت کے ذمہ داروں کے فون نمبر حاصل کرنا چاہے تو انھوں نے کہا کہ ہمیں کسی ذمہ دار کا فون نمبر دینے کی اجازت نہیں ہے۔ تکبیر نے رپورٹ کی تیاری کے دوران بارہا کوشش کی کہ قادیانی جماعت کے کسی بھی ذمہ دار سے رابطہ ہو جائے لیکن یہ رابطہ ممکن نہ ہو سکا۔

(مطبوعہ: ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی ۲۶ر مارچ ۲۰۰۸ء)

★★★

الغازی مشینری سٹور
ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں
بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان
24 اپریل 2008ء
جمعرات بعد نماز مغرب
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961